دم کرنا اور کرانا

www.KitaboSunnat.com

ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دم کرنا
اور
دم کرانا

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

دم کرنا اور دم کرانا

اہتمام .... محمد عبد منیب

اشاعت اول ——— ۱۴۳۳ھ

حالیہ اشاعت ——— ۱۴۳۴ھ

قیمت ——— 40/-

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

ناشر: مشربہ علم وحکمت 0321-4609092

کامران پارک زینیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان (54000 Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم کرنا اور کرانا

فہرست

دم سے مراد	۵
دم اور عقیدہ	۷
دم میں تاثیر کے متعلق عقیدہ؟	۸
دم کے الفاظ	۸
دم کرنے کا طریقہ	۱۰
دم اور دعا	۱۱
جاہلیت میں دم	۱۲
جاہلیت کے غیر شرکیہ دم	۱۴
قرآن حکیم کے ساتھ دم کرنا	۱۶
دم کرنے کے شرعی طریقے	۱۷
دم کر کے ہاتھ پر پھونکنا اور ہاتھ جسم پر پھیرنا	۱۹
دم کر کے پھونکتے ہوئے منہ کا لعاب خارج کرنا	۲۱
لعابِ دہن لگی انگلی پر مٹی لگا کر زخم پر لگانا	۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کر تھوکنا ۲۳
پانی میں پھونکنا یا پانی میں لعابِ دہن ڈالنا ۲۳
عورتوں کا دم کرنا ۲۵
نیک لوگوں سے دم کرانا ۲۶
دم کر کے اجرت لینا ۲۷
دم نہ کرانے والے بغیر حساب جنت میں ۲۸
دم کرنے میں شیطان کی کوشش ۳۱
دم کرنے کو پیشہ بنانا ۳۴
دم کرانے کے لیے سفر کر کے جانا ۴۱
عاملوں سے مسنون دم کرانا؟ ۴۲
عامل اور مسنون دم کا دعویٰ ۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دم سے مراد

عربی زبان میں دم کرنے کو رقیہ کہتے ہیں، جس سے مراد ہے کچھ مخصوص الفاظ پڑھ کر کسی چیز پر اس عقیدے کے تحت پھونک مارنا کہ اس چیز کو استعمال کرنے سے شفا حاصل ہوگی یا مختلف حوادثات وعوارض اور مصائب سے نجات مل جائے گی۔

دم کرنے کو ہندی اور اردو زبان میں دم جھاڑ بھی کہا جاتا ہے۔ دم کا لغوی مطلب سانس ہے، اس لیے کہ دم کرنے میں مریض پر پھونک ماری جاتی ہے جب کہ دم کرنے سے مرض، آسیب وغیرہ جھڑ جاتا یعنی ختم ہو جاتا ہے اس لیے اسے دم جھاڑ کہتے ہیں۔

جو الفاظ پڑھ کر دم (رُقیہ) کیا جاتا ہے ان الفاظ کو اردو اور ہندی میں منتر کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے تمام دعاؤں اور دم کیے جانے والے الفاظ کے لیے کلمات کا لفظ استعمال کیا ہے چونکہ ان کلمات کے ذریعے بیماری، حادثے، نظر، جادو، آسیب وغیرہ سے پناہ طلب کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔ احادیث میں موجود اکثر الفاظ اَعُوْذُ سے شروع ہوتے ہیں اور محدثین وفقہا نے اسی وجہ سے ان کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معوذات کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔

یاد رہے کہ منتر لفظ ہندوانہ شرکیہ تصورات کا حامل ہے اس لیے اسے شرعی دم کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

دم (رُقیہ) کرنا ہر معاشرے میں قدیم ہی سے رائج رہا ہے۔ نیز ہر معاشرے میں اس کے لیے مختلف شکلیں رائج رہی ہیں مثلاً

☆ دم کے مخصوص الفاظ پڑھ کر مریض کے پورے جسم یا متاثرہ حصے پر پھونکنا یا جس چیز کی حفاظت مقصود ہو مثلاً گاڑی، فیکٹری، کھیت، جانور وغیرہ پر پھونک دینا

☆ مخصوص الفاظ پڑھ کر کسی کھانے یا پینے کی چیز پر پھونک کر وہ چیز مریض کو استعمال کرانا۔

☆ دم کے الفاظ پڑھ کر پانی پر پھونک مارنا یا پانی میں تھوک کر اس پانی کو اس چیز پر چھڑک دینا جس کی حفاظت مطلوب ہے۔

☆ دم کے الفاظ کیلوں، سوئیوں وغیرہ پر پڑھ کر انہیں کھیت، باغ یا گھر کے کونوں میں گاڑ دینا

☆ دم کے الفاظ پڑھ کر دھاگے پر گرہ لگانا اور اس گرہ پر پھونک مارنا اور پھر یہ دھاگہ جسم کے کسی حصے پر یا جانور کے جسم کے کسی حصے پر باندھ دینا

☆ کسی ہڈی، کھوپڑی یا جانور کے کسی اور عضو کو کاٹ کر اس پر دم کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ دم کے الفاظ پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مار کر اس ہاتھ کو متاثرہ حصے پر پھیرنا۔

دم اور عقیدہ:

عموماً دم کرنے میں یہ عقیدہ کارفرما ہوتا ہے کہ دم کیے گئے الفاظ کی تاثیر سے، مریض شفایاب ہوگا، آسیب، جادو، نظر وغیرہ کا اثر ختم ہو جائے گا۔ جانور کے ڈنک کا اثر جاتا رہے گا۔ بچوں کا رشتہ ہو جائے گا، گھر، دکان، کھیت، فیکٹری وغیرہ میں برکت ہوگی اور ان کی حفاظت رہے گی۔ حاسد اور دشمن ذلیل وخوار ہوں گے۔ محبوب مل جائے گا۔

گویا دم ایک ایسی مؤثر قوت سمجھی جاتی ہے جو بذاتِ خود اثر کرتی ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر تمام مذاہب میں دم میں اسی قسم کا عقیدہ پایا جاتا ہے۔ دم میں شامل شرکیہ اور جاہلی امور سے بچنے کے لیے تین چیزوں پر غور کرنا لازم ہے۔

(۱) دم میں تاثیر کے متعلق پایا جانے والا عقیدہ:

اہلِ جاہلیت یہ سمجھتے ہیں کہ دم میں تاثیر یا تو ان الفاظ کی وجہ سے ہے جو پڑھ کر دم کیے گئے یا ان الفاظ کی تاثیر ان مخفی یا ظاہری قوتوں کی وجہ سے ہے جن کا نام دم کیے جانے والے الفاظ میں شامل ہے، مثلاً بعض لوگوں کا دم میں ''یا بدوح'' کہنا، ان کے خیال میں بدوح جنات کے سردار کا نام ہے اور دم میں نام لیے جانے کی وجہ سے وہ مریض کی شفا یا مطلوب کام کے حصول میں مدد کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دم کے الفاظ میں یا اس کے پیچھے رائج عقائد میں اس قسم کے شرکیہ امور پائے جائیں تو وہ دم کرنا اور کرانا حرام ہے۔

اسلام نے جتنے بھی دم کرنا سکھائے اور قرآن وسنت سے جن دم کرنے والی سورتوں، آیتوں اور دعاؤں کا ذکر آیا ہے ان سب میں یہ عقیدہ بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ ربِّ اکبر ہی ہر طرح کی شفا عطا کرنے والا ہے، وہی ہر طرح کی مصیبت سے نجات دینے والا ہے، وہی مطلوبہ چیز کے دینے پر قادر ہے، وہی جادو، آسیب، نظر وغیرہ کے اثرات مٹانے والا ہے۔

نیز دم کرنے میں شریعت نے یہ عقیدہ بھی دیا کہ الفاظ جو پڑھ کر دم کیے جا رہے ہیں یہ خود موثر نہیں بلکہ انہیں موثر بنانے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، جس طرح دوا اثر نہیں کرتی جب تک اللہ نہ چاہے، کھانا فائدہ نہیں دیتا جب تک اللہ نہ چاہے، اسی طرح دم میں تاثیر اللہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

دم کے الفاظ:

دم کے الفاظ پر غور کرنا چاہیے اور یہ سمجھ ہونی چاہیے کہ دم کیے جانے والے الفاظ کیا ہیں؟ ان کا مفہوم کیا ہے؟ تا کہ شرکیہ الفاظ سے بچ سکیں۔

دم کے الفاظ میں کہیں دیوی دیوتاؤں، ستاروں، فرشتوں، جنوں یا کسی اور مخلوقات سے مدد تو نہیں مانگی جا رہی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

اِعْرِضوا علَیَّ رِقاکم، لا باسَ بالرُّقیٰ مالم تکن شِرْکاً

''اپنے دم (کے الفاظ) مجھے بتاؤ، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں شرک نہ ہو۔'' (ابوداود:۳۸۸۶۔ مسلم:۲۲۰۰)

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ شرکیہ کلمات وعقائد کی آمیزش نہ ہو تو جاہلی دم کے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں لیکن ضروری نہیں ہر مسلمان کا اتنا علم ہو کہ وہ شرکیہ کلمات کو پہچان سکے۔ لہٰذا صرف وہی الفاظ دم میں اختیار کرنے چاہییں جن کے بارے میں یہ پختہ علم ہو کہ یہ الفاظ قرآن حکیم اور احادیث سے لیے گئے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دم کے الفاظ مجھ پر پیش کیا کرو، اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا یہ حق تھا کہ وہ سن کر جاہلی دم کے بارے میں بتائیں کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟ لہٰذا آپ کے بعد کسی بھی جاہلی دم کو شرک سے پاک قرار دے کر اختیار کرنا درست نہیں۔

اسلام نے دم کرنے میں لوگوں کے اس عقیدے کی اصلاح کی کہ دم کے الفاظ بجائے خود موثر ہوتے ہیں، حالاں کہ یہ تو صرف الفاظ ہیں ان میں تاثیر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی پیدا کرتا ہے، وہ چاہے تو دم کا اثر ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ جب دم میں تاثیر اللہ ہی پیدا کرتا ہے تو پھر اسے ہی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ دم کے الفاظ مرتب کر کے ہمیں اپنے رسول کے ذریعے بتا دے۔ لہٰذا دم صرف وہی درست اور جائز ہوگا جو قرآن وسنت کے مطابق ہوگا۔

(۳) دم کرنے کا طریقہ:

اسلام نے دم کرنے کے ایسے جاہلی طریقے جن میں عقیدے کی خرابی، کاہنوں اور عرافوں سے مشابہت اور بے جا تکلفات پائے جاتے تھے ان سب کو یکسر ختم کر دیا اور صرف وہ گنے چنے طریقے قائم رکھے اور قائم کیے جو سادہ، آسان، اور ان کا کرنا ہر بندے کے بس میں تھا تاکہ دوسروں کے پاس دم کرانے کے لیے جانے کا تکلف نہ کرنا پڑے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم اور دعا

دم کرتے ہوئے دعا پڑھ کر متاثرہ مقام پر پھونک ماری جاتی ہے، لہٰذا شرعی دم اصل میں دعا ہے۔ تمام مسنون دعاؤں پر غور کریں مسنون اذکار، قرآنی دعاؤں، دم کرنے والی دعاؤں میں اندازِ طلب کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ نیز دم والی دعائیں بھی دیگر مسنون دعاؤں کی کتاب اور باب میں ہی درج کی جاتی ہیں انہیں کتاب الطب میں بھی ذکر کیا جاتا ہے لیکن دوا کے طور پر نہیں دعا کے طور پر۔

دعا کے ساتھ علاج کے متعلق امام ابنِ قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مرض کا سارا علاج دعا اور التجا الی اللہ کے ساتھ ہے اور یہ جڑی بوٹیوں کے علاج سے زیادہ کامیاب اور مفید ہوتا ہے، اس کی بدن پر تاثیر جڑی بوٹیوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ کامیابی دو چیزوں پر منحصر ہے:

(۱) بیمار کا ارادہ سچا ہو یعنی اسے پورا یقین ہو کہ اس دعا اور دم کے ساتھ اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دے گا۔

(۲) علاج (دم یا دعا) کرنے والے کا دل و دماغ تقویٰ اور توکل علی اللہ کی قوت سے بھرپور ہو، یعنی دنیوی طمع پیشِ نظر نہ ہو۔ (دم جھاڑ کی شرعی حیثیت، ص:۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم کے ساتھ شفا کے حصول کے لیے دعا کی قبولیت کے جو شرائط اور آداب ہیں، دم کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو ان کی پابندی کرنا لازم ہے۔ جو درجِ ذیل ہیں:

☆ حرام سے اجتناب (مسلم عن ابی ہریرہ)

☆ حضورِ قلب (البینہ:۱۳)

☆ حمد و ثنا اور درود کا اہتمام (ابوداؤد:۱۳۳۱)

☆ اسمائے حسنٰی کے ساتھ دعا (بنی اسرائیل:۱۱۵)

☆ مخفی طریقے سے دعا (اعراف:۵۵)

☆ قبولیت کے لیے جلدی نہ کریں (مسلم)

☆ عزم و یقین کے ساتھ (بخاری:۱۱/۱۴۴)

☆ آخر میں آمین کہنا (سلسلہ احادیث صحیحہ:۲۴۲۲)

جاہلیت میں دم:

اہلِ عرب جاہلیت میں کئی قسم کے اور کئی طریقوں سے دم کرتے تھے۔ جن کی بعض صورتوں کا ذکر احادیث اور سیرت کی کتب میں بھی ملتا ہے۔ جن میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ وہ جنات کے نام لے کر بیماری اور تکلیف سے بچنے کے لیے ان کی پناہ حاصل کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے:

وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور بے شک انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے بعض لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے، اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور بڑھا دیا۔'' (الجن:٦)

جنوں سے پناہ طلب کرنے کا شرکیہ کام اب بھی تعویز اور دم کے ذریعے کیا جاتا ہے اور عاملوں کی کثیر تعداد وہی کام کر رہی ہے جسے قرآن حکیم نے ممنوع قرار دیا تھا۔ یہودی لوگ بھی شرکیہ اور کفریہ دم کیا کرتے تھے۔ جس کا ذکر قرآن حکیم میں سورہ بقرہ میں اس طرح ہے:

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَ مَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرہ: ١٠٢)

''اور انہوں نے پیروی کی اس چیز کی جسے جنات و شیاطین سلیمانؑ کی بادشاہت (کے دور میں) پڑھا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا لیکن جنات و شیاطین ہی کفر (جادو) کرتے تھے اور لوگوں کو جادو سکھاتے تھے......

یہودی جادو کرنے اور جادو کا توڑ کرنے نیز بیماری، آفت اور تکلیف سے بچاؤ کے لیے جنات کی خدمات حاصل کیا کرتے تھے۔ اس کام میں ان کی دل چسپی حد سے بڑھ چکی ہوئی تھی۔ یہودی اپنے اس جرم کو چھپانے کے لیے یہ کہا کرتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام بھی تسخیرِ جنات کا عمل کرتے اور اسی عمل کے بل پر جنوں پر حکومت کرتے تھے۔ یہودی جادوگر لبید بن اعصم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سخت جادو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے شر سے بچا لیا۔

اہلِ عرب میں کچھ دم ایسے بھی معروف تھے جن میں شرک اور کفر والی کوئی بات نہیں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے جن میں شرک و کفر والے کلمات نہ ہوں ایسے دم کرنے کی خود اجازت دی۔

جاہلیت کے غیر شرکیہ دم:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رِقیٰ (دم) کی ممانعت کر دی تو آل عمرو بن حزم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے ہاں ایک دم ہے جس سے ہم بچھو کے کاٹے کا علاج کرتے ہیں اور آپ نے رِقیٰ سے منع کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے وہ دم نبی ﷺ کو سنایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی برائی نہیں پاتا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ فائدہ پہنچائے۔ (مسلم: ۵۷۲۹)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک گھر والوں کو رسول اللہ ﷺ نے یہ اجازت دی کہ وہ زہریلی چیز کے ڈسنے کا اور کان درد کا دم کر سکتے ہیں۔ (فتح الباری کتاب الطب: ۵۷۲۰)

شفاء بنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جب کہ میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: تم اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نملہ (بچوں کی پسلیوں پر نکلنے والی پھنسیوں) کا دم کیوں نہیں سکھا دیتیں جیسے کہ اسے لکھنا سکھایا ہے۔ (ابوداؤد: ۳۸۸۷۔احمد: ۶/ ۳۷۲۔نسائی: ۷۵۴۳)

ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جاہلیت کے جس دم جھاڑ میں شرک نہ ہو اس کا استعمال جائز ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دورِ حاضر میں بھی شرکیہ اور جاہلی دم کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں شرک نہ ہو؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اپنے دم مجھے بتاؤ، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ شرک نہ ہو۔ (ابوداؤد: ۳۸۸۶۔مسلم: ۲۲۰۰)

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ جاہلیت کے دم کے الفاظ میں شرک ہے یا نہیں، صحابہ رسول اللہ ﷺ کو وہ کلمات سناتے تھے۔ یقیناً آپ نے شفا بنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا کا دم بھی سنا ہوگا جس کے متعلق آپ نے انہیں کہا کہ وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سکھا دیں۔

علماء نے لکھا ہے کہ دم کے مسنون الفاظ کے علاوہ جو بھی دم کیا جائے۔ اس میں ان تین شرطوں کا ہونا ضروری ہی۔

(۱) عربی زبان ہو (۲) شرک نہ ہو (۳) الفاظ کو بذاتِ خود موثر نہ سمجھنا بلکہ اللہ ہی کو شفا دینے والا سمجھنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن راہِ صواب یہی ہے کہ صرف مسنون دم پر ہی اکتفا کی جائے۔ کیوں کہ ہمیں احادیث میں جاہلیت کے شرک سے پاک دم کرنے کا ذکر تو ملتا ہے لیکن صحابہ سے کسی بھی ایسے دم کے الفاظ منقول نہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ نے جاہلیت کے دم محفوظ رکھنے یا نقل کرنے کو غیر ضروری سمجھا حالاں کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی تھی۔

قرآن حکیم کے ساتھ دم کرنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور ایک عورت میرا علاج کر رہی تھی یا دم کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کے ساتھ اس کا علاج کرو۔ (ابنِ حبان: ۶۰۹۸۔ السلسلۃ الصحیحۃ: ۲۳۱۷)

معلوم ہوا کہ قرآن پاک کی کوئی آیت یا سورت پڑھ کر دم کرنے کا جواز ہے۔ کیوں کہ قرآن حکیم نصیحت بھی ہے اور شفا بھی۔ یہ دلوں اور جسموں کی بیماری کا علاج اور شفا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بعض سورتوں اور آیتوں کے ساتھ دم کیا ہے۔

دورِ حاضر میں سورتوں اور آیتوں کے خود ساختہ فضائل بیان کر کے انہیں مخصوص خود ساختہ تعداد میں پڑھنے کا رواج عام ہے۔ جس کا نقصان یہ ہے کہ لوگ اس طریقے کو مسنون سمجھتے ہیں اور اصل مسنون اذکار اور دم کو جانتے ہی نہیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ مسنون آیات اور سورتوں کو پڑھ کر دم کرنے پر ہی اکتفا کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم کرنے کا شرعی طریقہ

دم کر کے ہاتھ پر پھونکنا اور ہاتھ جسم پر پھیرنا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات (سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لیتے، پھر جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں آپ پر پڑھتی اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے جسم پر پھیرتی اس امید سے کہ ان میں برکت ہے۔

(ابوداؤد: ۳۹۰۲۔ بخاری: ۵۰۱۶۔ مسلم: ۲۱۹۲۔ موطا امام مالک: ۲/۹۴۳)

معلوم ہوا کہ دم اپنے آپ پر خود کرنا مسنون ہے البتہ مجبوری کی حالت میں محرم عورت یا کوئی مرد دم کر سکتا ہے۔

سیدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ مجھے بڑا سخت درد ہو رہا تھا۔ قریب تھا کہ مجھے ہلاک کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: درد کی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ سات بار پھیرو اور یوں کہو:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس تکلیف سے (بچنے کے لیے) جس میں میں مبتلا ہوں۔''

چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ نے میری تکلیف دور کر دی۔ تب سے میں یہ دم اپنے گھر والوں اور دوسروں کو بتاتا آ رہا ہوں۔

(ابوداؤد:۳۸۹۱۔ ترمذی:۲۰۸۰۔ موطا:۲/۹۴۲۔ ابن ماجہ:۳۵۲۲۔ مسلم:۲۲۰۲)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو دم خود کرنا چاہیے۔

مسلم بن صبیح کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کے لیے اس طرح پناہ (کے کلمات) مانگتے، درد کے مقام پر دایاں ہاتھ پھیر کر کہتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ، اَشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَماً

''اے اللہ! پالنے والے لوگوں کے، دور کر دے بیماری کو، شفا دے اس کو اور تو ہی شفا دینے والا ہے، اصل شفا وہی ہے جو تیری جانب سے ہو ایسے شفا دے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔'' (بخاری:۵۶۷۵،۵۷۴۳،۵۷۵۰۔ مسلم:۵۶۷۵تا۵۶۷۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے جناب ثابت بنانی سے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ کا (سکھایا ہوا) دم نہ کروں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں؟ تو انہوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا:

رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اَشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شَافِيَ اِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنۡتَ، اَشۡفِهٖ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَماً

''اے اللہ! لوگوں کو پالنے والے، دکھوں کو دور کرنے والے، شفا عنایت کر، تو ہی شافی ہے، تیرے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا، اسے شفا دے، ایسی شفا جو کوئی بیماری نہ رہنے دے۔'' (ابوداؤد: ۳۸۹۰۔ بخاری: ۵۷۴۲)

سَقَماً کا تلفظ سُقُماً اور سَقْماً بھی ہے۔

دم پڑھتے ہوئے منہ کا ہلکا سا لعاب پھونک کے ساتھ خارج کرنا:

احادیث سے پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دم کرتے ہوئے منہ سے جو ہوا پھونک مارنے کے لیے خارج کرتے، اس میں لعابِ دہن کی ہلکی سی نمی یا ٹھنڈک بھی شامل ہوتی تھی۔ لہٰذا دم کے ساتھ پھونک مارتے ہوئے منہ کی نمی بھی شامل کرنی چاہیے۔

جناب یزید بن ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر تلوار لگنے کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ خیبر کے روز مجھے چوٹ لگی تھی اور لوگ کہنے لگے کہ سلمہ تو گیا، مجھے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے مجھ پر تین بار (نفث) ہلکے ہلکے لعاب والی پھونک ماری تو اس کے بعد سے مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (ابوداؤد: ۳۸۹۴۔ بخاری: ۴۲۰۶)

خارجہ بن صلت تمیمی اپنے چچا علاقہ بن صحار سلیطی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا۔ پھر واپس آئے تو ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ ان کے ہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے گھر والوں نے ان سے کہا: تحقیق ہمیں خبر ملی ہے کہ تمہارا یہ صاحب (علاقہ بن صحار) خیر (رسول اللہ ﷺ سے مل کر) کے ساتھ آیا ہے تو کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم اس کا علاج کر دو؟ چنانچہ میں نے اس کو سورہ فاتحہ سے دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی۔ آپ نے پوچھا: کیا بس یہی؟...... راوی نے دوسرے موقع پر یہ بھی کہا...... کہ (نبی ﷺ نے فرمایا) کیا تم نے اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: (یہ بکریاں) لے لو، قسم میری عمر کی، لوگ باطل دم کر کے کھاتے ہیں جب کہ تم ایسے دم سے کھا رہے ہو جو حق ہے۔ (ابوداود:۳۸۹۶۔ احمد:۵/۲۱۰۔ ابن حبان:۱۱۲۹، ۱۱۳۰)

ایک اور روایت میں ہے کہ علاقہ بن صحار تین دن تک صبح و شام سورہ فاتحہ سے دم کرتے رہے، جب وہ اسے پورا پڑھ لیتے تو اپنا لعاب منہ میں جمع کر کے اسے مریض پر پھونک دیتے۔ اس سے گویا وہ اپنے بندھن سے کھل (یعنی تندرست ہو) گیا...... پھر حدیث کا اگلا مضمون وہی ہے جو اوپر والی حدیث میں گزر چکا۔

(ابوداود:۳۸۹۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام سفر میں کسی قبیلے کے ہاں ٹھہرے۔ اس قبیلے کے لوگوں نے صحابہ کی مہمان نوازی نہیں کی۔ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ کچھ لوگ صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ اس طرح کا معاملہ ہے، کیا آپ لوگوں کے پاس اس کا کوئی علاج یا دم ہے؟ صحابہ نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی اس لیے جب تک تم کوئی معاوضہ طے نہیں کر لیتے ہم کچھ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کچھ بکریاں دینے کا وعدہ کرلیا۔ چنانچہ ایک صحابی نے سورہ فاتحہ کا دم شروع کیا، وہ سورہ فاتحہ پڑھتے اور اس پر تھوک کے ساتھ پھونک مارتے، حتیٰ کہ وہ سردار ٹھیک ہو گیا۔ صحابہ کرام یہ بکریاں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے اس (بکریاں لینے) کے متعلق پوچھا، آپؐ ہنسے اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورت فاتحہ دم ہے، یہ بکریاں لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ رکھو۔ (بخاری: ۵۷۳۶)

لعابِ دہن لگی انگلی پر مٹی لگا کر زخم پر لگانا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب کوئی بیمار ہو جاتا تو نبی ﷺ اپنا لعاب لیتے، پھر اسے مٹی لگاتے اور یوں فرماتے:

تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا

''مٹی ہماری زمین کی، ہمارے ایک کے لعاب کے ساتھ، شفا پائے ہمارا مریض، ہمارے رب کے حکم سے۔'' (ابوداؤد: ۳۸۹۵۔ مسلم: ۲۱۹۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں اس دعا کے الفاظ اس طرح ہیں:

بِسْمِ اللّٰه تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا

''اللہ کے نام سے، مٹی ہماری زمین کی، ہمارے ایک کا لعابِ دہن، شفا پائے ہمارا مریض، ہمارے رب کے حکم سے۔'' (بخاری:۵۷۴۵)

بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا (ہمارے بعض کے لعابِ دہن کے ساتھ) سے استدلال کرتے ہوئے حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ دم کرتے وقت تھوک (کے باریک ذرات) بھی شامل کیا کرتے تھے۔

(فتح الباری، کتاب الطب ج:۱۰، ص:۳۵۶ مطبوعہ دارالسلام)

خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر دم کیا اور لعاب بھی لگایا تھا اور دم میں یہ دعا پڑھی تھی:

اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْقَرَّ

''اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی دور کردے۔''

بظاہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ دعا ایک بار ہی پڑھی تھی۔

(فتح الباری: ۷/۷۷۷۔ بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ مدینہ ج اول)

امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی سبابہ (شہادت) کی انگلی پر اپنا لعابِ دہن لگاتے پھر اس کو مٹی پر رکھتے، جس سے کچھ مٹی آپ ﷺ کی انگلی پر لگ جاتی، پھر آپ اس مٹی کو متاثرہ جگہ پر یا مریض پر ملتے اور مذکورہ دم پڑھتے۔ (بحوالہ سابق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام قرطبی کا کہنا ہے کہ تھوک (یا پھونک) اور انگلی کو مٹی لگانا بذاتِ خود موثر چیزیں نہیں بلکہ یہ اللہ کے اسماءِ مبارکہ اور آثارِ رسول ﷺ سے تبرک حاصل کرنے کی قبیل سے ہیں۔ (بحوالہ سابق)

پڑھ کر تھوکنا:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے، پھر جب تم میں سے کوئی بری بات (خواب میں) دیکھے تو بیدار ہوتے ہی تین بار (بائیں طرف) تھوکرے اور اس کی برائی سے اللہ سے پناہ مانگے، اس خواب سے اس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ ابوسلمہ راوی نے کہا پہلے بعض خواب مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں ہوتے تھے جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے (اور عمل کرنے لگا ہوں) اب مجھے پروا نہیں ہوتی۔'' (بخاری: ۷۰۴۴۔ مسلم: ۵۸۹۸)

پانی میں پھونک مار کر یا لعابِ دہن ڈال کر اسے استعمال کرنا:

دم کرتے ہوئے ہلکی ہلکی لعاب والی پھونک مریض پر پھینکنے سے استدلال کرتے ہوئے بعض علماء نے کہا ہے کہ پانی یا کھانے پینے والی چیزوں پر دم کر کے انہیں استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اسی طرح پانی میں دم کرنے میں کوئی حرج نہیں بایں طور کہ پانی میں پڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور مریض اسے پی لے یا اسے مریض پر انڈیل دیا جائے۔" (مجموع فتاویٰ)

لیکن بعض علماء نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے کھانے پینے والی چیز کو پھونک مارنے سے منع کیا ہے لہٰذا پانی پر دم کر کے پھونک مارنا جائز نہیں۔

احتیاط اسی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جن چیزوں پر پڑھ کر اپنا لعابِ دہن یا اپنی نمی والی پھونک مار کر دم کیا ہے صرف انہی چیزوں پر پڑھ کر ایسا کیا جائے۔ سنت سے تجاوز کرتے ہوئے پانی پر دم کرنا، یا کھانے پر کچھ پڑھ کر پھونک مارنا یا اس میں اپنا تھوک وغیرہ ڈالنا غیر مسنون ہے، اس سے بچنا بہتر ہے، نیز ان غیر مسنون طریقوں کو اختیار کرنے سے سنت کی حدود سے تجاوز ہو جاتا ہے جیسا کہ ہم اپنے معاشرے میں دیکھ رہے ہیں۔

تنبیہ:

ڈاکٹر علی بن نُفَیع العُلَیانی لکھتے ہیں:

آپ ﷺ کا بتایا ہوا طریقہ ایسا ہے جس میں کمی یا زیادتی کرنا جائز نہیں اور نہ وہ وقت معین کرنا جائز ہے جو آپؐ نے نہیں بتایا پس جو آپؐ نے سات مرتبہ پڑھنے کا حکم دیا ہے تو اس کو تیرہ مرتبہ یا اس سے کم زیادہ پڑھا جائے تو یہ ٹھیک نہیں۔ مثلاً آپ نے فلاں دعا کے متعلق فرمایا کہ اسے رات کے ابتدائی حصے میں پڑھے جب انسان بستر پر آئے تو اب اس دعا کو ظہر یا عصر کے وقت پڑھنا جائز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دیکھیے: دم جھاڑ کی شرعی حیثیت اردو ترجمہ)

معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے جن دعاؤں کا کوئی مخصوص وقت بتایا ہے اسی وقت ان کو پڑھا جائے گا۔

نیز جتنی تعداد میں بتایا ہے اتنی تعداد میں ہی پڑھا جائے گا۔

عورتوں کا دم کرنا:

ہر مسلمان جس طرح دعا اور مسنون اذکار اور تلاوتِ قرآن وغیرہ کر سکتا ہے اسی طرح دم بھی کر سکتا ہے بشرطیکہ اسے دم کے مسنون آداب والفاظ کا علم ہو۔ اس کے لیے بچے بوڑھے، مرد یا عورت کی کوئی تخصیص نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے شفاء بنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نملہ (پھنسیوں کا دم) کیوں نہیں سکھا دیتیں جس طرح اسے لکھنا سکھایا ہے۔

اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ شفاء بنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا ایک صاحبِ علم خاتون تھیں اور دوسری خواتین کو بھی لکھنا پڑھنا سکھا دیا کرتی تھیں۔

نیز یہ کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ مسنون دم کے الفاظ خود سیکھ لے تاکہ اسے دوسروں سے دم کرانے کی حاجت نہ رہے۔

جناب ابنِ ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی حالت میں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو دم کیا کرتی تھیں۔ (دارمی: ۱۰۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پتا چلتا ہے کہ دم کرنے کے لیے نماز کی طرح وضو یا پاکی کی حالت میں ہونا ضروری نہیں کیوں کہ دم ذکرِ الٰہی کی ایک صورت ہے اور ذکرِ الٰہی ہر حالت میں کرنا جائز ہے۔

نیز خواتین ہوں یا مرد، بچے ہوں یا بڑے سبھی دم کر سکتے ہیں۔

نیک لوگوں سے دم کرانا:

دم کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ نے یہ قید تو لگائی ہے کہ اس میں شرکیہ الفاظ اور جاہلی طریقہ نہ پایا جائے لیکن یہ شرط عائد نہیں کہ دم صرف نیک آدمی ہی کرے بلکہ ہر مسلمان دم کر سکتا ہے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ جو شخص جس قدر نیک اور متقی ہوگا اس کے دم میں برکت اور تاثیر بھی زیادہ ہوگی۔ کیوں کہ کلمات پڑھ کر پھونک مارنے کی صورت میں پاکیزہ کلمات کی جو برکت منہ میں پیدا ہوتی ہے اسے ہلکی نم دار پھونک کی صورت میں مریض یا متاثرہ حصے پر ڈال دیا جاتا ہے جس کی تاثیر سے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔

صاحبِ تیسیر العزیز الحمید لکھتے ہیں: دم طبِ ربانی ہے پس جب مخلوق میں سے نیک لوگوں کی زبان سے دم کیا جائے تو اللہ کے حکم سے شفا ہوتی ہے۔ (ص:۱۶۶)

اگر کسی عالم یا محدث کی خدمت میں گئے ہوں۔ یا کسی اور وجہ سے نیک آدمی سے ملاقات ہو جائے تو اس سے دم کروایا جا سکتا ہے، نیز وہ آدمی خود بھی مریض کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی، مدد اور شفا کی نیت سے دم کر سکتا ہے لیکن نیک آدمی یا عالم کے پاس دم کروانے کے لیے جانا یا اس کو معمول بنا لینا سنت سے تجاوز ہے۔

دم کر کے اجرت لینا:

احادیث میں دو واقعات ایسے ملتے ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ صحابہ کرام نے دم کر کے بکریوں کی صورت میں اجرت لی تھی لیکن اصل بات یہ ہے کہ بستی والوں نے صحابہ کی میزبانی نہیں کی تھی، اس لیے صحابہ نے اجرت کی شرط لگا کر دم کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم نے درست کیا، اجرت کی بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔ (بخاری: ۲۲۷۶۔ مسلم: ۲۲۰۱۔ ابوداؤد: ۳۴۱۸)

لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں صحابہ کرام نے اپنی میزبانی کا حق وصول کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کی اجرت لینے پر تحسین فرمائی تھی۔

اگر دم کرنے کے بعد کوئی از خود کچھ دے دے تو اسے قبول کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اجرت یا معاوضہ لینے کی نیت نہ رکھی جائے، نیز اجرت یا ہدیہ دینے والوں اور نہ دینے والوں میں رویّے کے لحاظ سے کوئی فرق نہ کیا جائے۔

دورِ حاضر میں دم کر کے اجرت لینے کے لالچ نے بھی لوگوں کو دم وغیرہ کرنے کے پیشے کا چسکا لگا دیا ہے۔ اس لیے دم کر کے اجرت، معاوضہ یا ہدیہ لینے سے بچنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی بہتر صورت ہے۔

دم نہ کرانے والے بغیر حساب کے جنت میں:

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میرے اوپر سابقہ امتیں پیش کی گئیں۔ بعض انبیاء کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا اور بعض کے ساتھ دو آدمی تھے اور کسی نبی کی ساتھ آٹھ یا دس اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا جم غفیر ہے جس نے افق کو ڈھانپ رکھا ہے، میں نے امید کی کہ یہ میری امت ہوگی تو مجھے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور ان کی امت ہے۔ پھر میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر لوگ چلے گئے۔ اور اس حدیث کی کوئی وضاحت نہ کی۔ پھر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ ہمارا حال کیا ہے، ہم تو مشرک پیدا ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: جو لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو بد فال اور برا شگون لیتے ہیں اور نہ اپنے جسموں پر داغ لگواتے ہیں اور وہ جھاڑ پھونک بھی نہیں کراتے، بلکہ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ کیا میں ان میں سے ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ہو۔ پھر ایک دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور پوچھا کیا میں بھی ان ستر ہزار میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔

(بخاری، کتاب الطب: ۵۷۵۲۔۳۴۱۰)

اس کی تشریح میں امام ابن قیم، امام نووی، امام خطابی نے بہت سی وضاحتیں کی ہیں۔ کسی کا خیال ہے اس حدیث سے مراد ہے جائز دم بھی نہ کرانا، کسی کا خیال ہے اسباب کی مطلق پروانہ کرنا اور توکل کرنا۔ بعض نے کہا: اس سے مراد زمانۂ جاہلیت کا دم جھاڑ ہے۔ ڈاکٹر علی بن نُفَیْع العلیانی کہتے ہیں:

اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگ اسباب اختیار کرتے تھے لیکن مکروہ کاموں کو بھی ترک کر دیتے تھے حالاں کہ انہیں ان کاموں کی ضرورت بھی ہوتی تھی، ایسے لوگ توکل اور زہد وورع کے اونچے درجے پر فائز ہیں۔

(دم جھاڑ کی شرعی حیثیت اردو ترجمہ ابوبکر کبیر پوری)

امام ابنِ تیمیہ نے اس سلسلے میں فیصلہ کن بات لکھی ہے اور وہ یہ کہ توکل کے منافی جھاڑ پھونک تب ہوتا ہے جب انسان کسی سے جھاڑ پھونک کروائے۔ اگر کوئی تکلیف کا سن کر خود ہی دم کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ یہ توکل کے منافی ہے کیوں کہ حدیث میں ہے کہ جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے وہ لَا یَسْتَرْقُوْنَ (وہ دم نہیں کرواتے ہوں گے) یعنی دوسروں سے جھاڑ پھونک کی درخواست نہیں کرتے ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دم دعا ہی کی ایک قسم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو خود دم کرلیا کرتے تھے...... کسی دوسرے سے جھاڑ پھونک کی درخواست کرنے سے زیادہ بہتر ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے اس تکلیف سے نجات کے لیے سوال کرے۔ (مجموع الفتاویٰ: ۱/ ۳۲۸)

نیز امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص دم کروانے کی طلب رکھتا ہے وہ گویا دوسرے سے سوال کرتا ہے اور اس سے فائدے کی امید رکھتا ہے اور یہ کامل توکل کے خلاف ہے۔ (مجموع الفتاویٰ: ۱/۱۸۲)

اگر کوئی دم کی تمنا نہ کرے اور دوسرا شخص اس کی تکلیف دیکھ کر خود ہی دم کردے تو یہ نیکی اور احسان ہے اور یہ توکل کے منافی بھی نہیں۔ دوسروں سے دم کی خواہش کرنے سے توکل ختم ہو جاتا ہے اور انسان دم کرنے والے کی شخصیت کو اہم اور غیر معمولی تصور کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے خود کو داغا یا دم کرایا، وہ توکل سے محروم ہو گیا۔''

(ابنِ ماجہ: ۳۴۸۹۔ ترمذی: ۲۰۵۵)

یاد رہے کہ داغنا اور کسی دوسرے شخص سے دم کروانا دونوں کاموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توکل کے منافی قرار دیا۔ اور حدیث عکاشہ سے بھی یہی پتا چلتا ہے کہ ایسا نہ کرنے والے جو کلی طور پر اللہ پر توکل کرتے ہیں، بلا حساب جنت میں جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔

دم اور شیطان کی کوشش:

دم کرنے کا تعلق چونکہ اللہ پر توکل اور ایمان و یقین کے ساتھ ہے، اس لیے شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ مسلمان کے دم کروانے کے حوالے سے ایمان اور توکل میں بگاڑ پیدا کر دے۔ اس لیے دم کروانے، دم کے طریقے، دم کے الفاظ کے متعلق بہت چوکنا اور خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ دم کے چکر میں پڑ کر بڑے بڑے نیک، عابد و زاہد اور عالم لوگ بھی جاہلی امور کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دراصل دم کرنا اور کروانا شرکیہ اور جاہلی امور میں سے عام بھی ہے اور اہم بھی۔ شیطان دم کے الفاظ، دم کرنے والے اور دم کروانے والے تینوں کو مختلف انداز سے نشانہ بناتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ حدیثِ عکاشہ رضی اللہ عنہ میں دم نہ کرانے والوں کو بغیر حساب جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔

شیطان لوگوں کے عقائد خراب کرنے کے لیے بعض اوقات آدمی کو خود ہی مبتلائے آفت یا مبتلائے درد کرتا ہے جیسا کہ درج ذیل روایت سے ثابت ہوتا ہے:

سیدہ زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ جب گھر آتے تو دروازے پر آ کر رک جاتے اور کھنکارتے اور تھوکتے تاکہ گھر والے ان کی آمد کو جان لیں اس کا سبب یہ تھا کہ وہ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے کہ اچانک ہم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوں اور ہم اس حالت میں ہوں کہ ان کو ناگوار لگے۔ ایک دن وہ آئے اور کھانسنے لگے تو اس وقت میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی تھی جو مجھے بخار کا دم کر رہی تھی۔ عبداللہ کی آواز سن کر میں نے اسے چارپائی کے نیچے چھپا دیا۔ پھر عبداللہ داخل ہوئے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے میری گردن میں دھاگہ دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس پر میرے لیے دم کیا گیا ہے۔ انہوں نے دھاگہ کھینچا اور اسے توڑ دیا اور فرمایا: بے شک آلِ عبداللہ اس شرک سے بری ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: بے شک جھاڑ پھونک، گنڈا اور منتر کرنا شرک ہے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عبداللہ سے کہا: آپ یہ کہتے ہیں لیکن جب میری آنکھ شدتِ درد سے پھڑکنے لگتی ہے تو میں یہودی عورت سے جھاڑ پھونک کرواتی ہوں تو پرسکون ہو جاتی ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطانی کام ہے، وہ اپنے ہاتھ سے تکلیف دیتا ہے، کوئی چیز چھوتا ہے پھر جب اس پر دم وغیرہ کیا جائے تو وہ تکلیف رک جاتی ہے، بے شک اس تکلیف سے نجات کے لیے یہی کافی ہے کہ تو وہی کہے جو رسول اللہ ﷺ نے کہا ہے:

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے ہمارے رب! بیماری دور کر دے، اور شفا عطا فرما، بے شک تو ہی شفا دینے والا ہے، نہیں ہے کوئی شفا مگر تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے جس کے بعد کوئی بیماری نہ رہے۔'' (مسند احمد، ح:۳۸۱ کتاب الفضائل)

دورِ حاضر میں اکثر شرکیہ دم اور گنڈے کرنے والوں سے لوگوں کو آرام آ جاتا ہے تو اس کا باعث خود شیطان ہے کہ وہ لوگوں کو بیمار کرتا اور پھر شرکیہ دم گنڈا کرنے والے عاملوں اور بابوں کی طرف جانے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ امام ابنِ قیم کہتے ہیں:

شرکیہ، کفریہ اور جاہلی دم اور تعویز گنڈے میں شیطان مقصود حاصل ہو جانے کی ظاہری تاثیر تو پیدا کر دیتا ہے لیکن اس میں جو عیب ہوتے ہیں انہیں دم کروانے والے پر مخفی رکھتا ہے، گویا ان سے ظاہری طور پر فائدہ اور حقیقت میں حسرت ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم کرنے کو پیشہ بنانا

جاہلیت میں کچھ لوگ اپنے آپ کو مذہبی کاموں کے لیے فارغ رکھتے تھے اور وہ از خود اپنے ذمے درج ذیل امور لے لیتے تھے۔

کسی مذہبی رسم میں لوگوں کی قیادت کرنا، لوگوں کو مذہبی مراسم اور پوجا کے طریقے بتانا، اپنا حلیہ عام لوگوں سے مختلف رکھنا مثلاً اپنے شرکیہ عقائد کے مطابق سبز یا گیرو رنگ یا کسی اور رنگ کا جبہ پہننا، گلے میں مالا، موتی، منکے، تسبیحاں لٹکانا، سر کے بال لمبے رکھنا، لوگوں کے کھانے پر بھجن پڑھ کر اسے اپنے زعم میں بابرکت بنانا، مردوں کی آخری رسومات اپنی راہنمائی میں ادا کرانا، چڑھاوے وصول کرنا، اپنے شرکیہ مذہب کی کتابیں اپنے مخصوص چیلوں کو سکھانا، چوری کی خبر دینا، مریضوں کے لیے دم، ٹونے، تعویز گنڈے وغیرہ کرنا، عام لوگوں سے الگ اپنی رہائش رکھنا اور لوگوں کا ہر مشکل میں اس رہائش کی طرف آنا، فال نکالنا، اعداد کا حساب لگانا، لوگوں کے جائز اور ناجائز دونوں طرح کے کام معاوضہ لے کر کرنا، چلے کاٹ کر لوگوں پر اپنی پارسائی کا رعب ڈالنا، جن نکالنا، جادو کا توڑ کرنا، دھونی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رچانا، دھمالیں ڈالنا، کسی بزرگ یا فرضی جن یا قطب کا عرس منانا اور اس کے لیے نذرانے اکٹھے کرنا، نذرانے لے کر لوگوں کی مختلف حاجات کے لیے دعا کرنا۔

غور کریں آج مسلمانوں کے معاشرے میں بھی پیر، بابے، عامل، مولوی، بزرگ، شاہ جی، پروفیسر صاحب، باوا جی، حضرت جی، بی بی جی، جن بی بی، سائیں جی، اللہ والے، میاں جی، کرماں والی سرکار، کرنی والی سرکار ہر جگہ موجود ہیں، وہ تمام کام، انداز اور حلیہ اختیار کرتے ہیں جو جاہلیت کے لوگ یا اب بھی شرکیہ عقائد اور شرکیہ مذاہب والے مثلاً ہندو، سکھ، عیسائی، بدھ بھکشو، وغیرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ بچے کی ولادت پر اس کے کان میں اذان دے کر نذرانہ وصول کرنا، مردوں کو غسل دے کر نذرانہ لینا، جنازہ پڑھا کر جوڑے لینا، دسواں، قل، چالیسواں کا ختم پڑھ کر کھانے، جوڑے اور پیسے لینا، قرآن خوانی کر کے ہدایا وصول کرنا، محفل نعت منعقد کر کے ویلیں وصول کرنا، میلاد خوانی کر کے نذرانے لینا، دم، تعویز، گٹ، وغیرہ کر کے مال کمانا، قبروں پر بیٹھ کر صاحبِ قبر کے نام سے چڑھاوے وصول کرنا جگہ جگہ عام ہے۔

نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ متقی اور سب سے زیادہ اللہ کے فرماں بردار تھے لیکن آپؐ نے کبھی بھی اپنے لیے کوئی بھی نمایاں حیثیت اور نمایاں القاب پسند نہیں کیے۔ نہ ہی آپؐ کے پاس دم اور دعا کروانے کے لیے آنے والوں کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجوم ہوتا تھا۔ آپ کے صحابہ کرام اور تابعین غرض سلف صالحین نے کبھی یہ پسند نہیں کیا کہ لوگ ان کو متقی سمجھ کر دعا یا دم کرانے آئیں، نہ ہی انہوں نے بطور پیشہ اپنے آپ کو مذہبی کاموں کے لیے فارغ کیا، نہ ختم پڑھے، نہ چلے کاٹے، بلکہ سلف صالحین کو تو اگر کوئی دعا کے لیے کہتا تو وہ کہتے أَ اَنْبِيَاءُ نَحْنُ (کیا ہم نبی ہیں؟)

صحابہ کرام اور سلف صالحین صرف دین سیکھنے اور سکھانے، حدیث پڑھنے پڑھانے اور تصنیف وتالیف کے لیے اپنے آپ کو دنیا کے دیگر کاموں سے آزاد رکھا کرتے تھے اور یہی شرعاً درست ہے۔

رہے دیگر دینی کام مثلاً بچے کی ولادت پر کان میں اذان دینا، گڑھتی دینا، نکاح پڑھانا، دم کرنا، دعا کرنا، پیرومرشد بن کر دوسروں سے خدمت کروانا، عقیدت مندوں سے ہدیے اور نذرانے لینا، فوت ہونے پر مردے کو نہلانا، اور ختم وغیرہ پڑھنا غرض ان کاموں کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنا یا کسی خاص آدمی ہی کا یہ امور انجام دینا یہ سب اسلامی روایات کے خلاف ہے۔ پیری مریدی تو ہے ہی سرے سے غیر اسلامی چیز جب کہ دیگر امور ہر مسلمان بجالانے کا پابند ہے، اس میں کسی ملا، مولوی، بزرگ وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ دراصل یہ انداز کافر قوموں کے برہمنوں، پادریوں، راہبوں، جوگیوں، بدھ بھکشوؤں، ربیوں کی مشابہت ہے جو کمانے کی بجائے مذہبی سیادت کے بل پر ہی زندگی گزارتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ اسلام میں غیر مسلموں کی مشابہت کرنا حرام ہے۔

☆ دم کرنے کے لیے دکان لگا کر بیٹھنا نجومیوں، فال گیروں، کاہنوں، عاملوں اور جادوگروں کی مشابہت ہے۔ جب کہ یہ سب لوگ پرلے درجے کے شرک اور کفر میں مبتلا ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

من تشبه بقوم فهو منهم (ابو داؤد: ۴۰۳۱)

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔''

☆ دم کرانے والے کا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے اشتہار دینا، بورڈ لگانا، لوگوں میں ہینڈ بل تقسیم کرنا، یا تشہیر کرنے والے لوگوں کو اس کام پر لگانا بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔

اخبارات میں اکثر ایسے عاملوں، نجومیوں وغیرہ کے اشتہارات آتے ہیں جن میں کالے علم، سفلی علم، جادو کی کاٹ کے ماہر کے ساتھ ساتھ، نوری علم، روحانی علم اور قرآنی علم کے ساتھ دم کرنے، استخارہ کرنے، قسمت کا حال معلوم کرنے، چوری کا پتا چلانے، میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے، دشمن کو زیر کرنے، حاسدوں سے بچنے کے دعوے بھی کیے جاتے ہیں۔

نوری، روحانی اور قرآنی علم کا دعویٰ کرنے والوں کو یہ پتا ہی نہیں (یا وہ جان بوجھ کر انجان بنتے ہیں) کہ دم کرنے کے لیے اشتہار دینا اور تشہیر کی خواہش کرنا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم کو پیشہ بنانا ہی شرعاً جائز نہیں ہے۔ڈاکٹر علی بن نُفَیع العلیانی لکھتے ہیں:

اپنے آپ کو دم کے لیے فارغ کر لینا، اسے پیشہ بنا لینا، نیز اس کے ساتھ لوگوں میں مشہور ہو جانا یہ بہت سے مفاسد کو جنم دیتا ہے۔مثلاً

☆ دم کرنے والے کے پاس لوگوں کی کثرت کی وجہ سے لوگ دم کرنے والے کو خصوصیت کا حامل سمجھنے لگتے ہیں۔

☆ اصل اہمیت تو دم میں مسنون کلمات کی ہے لیکن لوگ دم کرنے والے کی شخصیت کو اہم سمجھنے لگتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کو شفا دہندہ سمجھنے کی بجائے دم کرنے والے کی ذات دل و دماغ پر چھا جاتی ہے۔

☆ شیطان کو لوگوں کے عقائد خراب کرنے اور دم کرنے والے کو فخر و غرور میں مبتلا کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

☆ لوگوں کا ہجوم بڑھ جانے کی وجہ سے دم کرنے والا اپنی بزرگی اور تقویٰ کے غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ لوگ دم کرنے والے کے متعلق یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ وہ مستجاب الدعوات ہے اور خود دم کرنے والا بھی اس غرور کا شکار ہو جاتا ہے۔

☆ اکثر دم کرنے والے اس پیشے کو خیر کا کام سمجھتے ہیں، اگر اس پیشے میں خیر ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو صحابہ کرام یا تابعین اسے ضرور کرتے لیکن ان میں سے کسی نے اس کام کو پیشہ نہیں بنایا۔

☆ دم کرنے کو پیشہ بنا لینے والوں کی تقلید میں نااہلوں، جاہلوں اور مشرکانہ عقیدہ رکھنے والوں نے بھی اس کام کو پیشہ بنا رکھا ہے۔ نتیجہ یہ کہ اب اکثریت جاہل ہے اور کسی صحیح علم والے کو تلاش کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔

دیہات میں تو شام کے وقت ''بی بی جی'' اور ''میاں جی'' یا ''شاہ جی'' کے پاس بچوں اور بیماروں کو دم کے لیے لے جانے کا رواج عام ہے۔ جب کہ شریعت میں اس رواج کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

☆ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانے میں لوگ بیمار ہوتے تھے لیکن انہیں یہ علم اور احساس تھا کہ دوسرے کے پاس تکلف کر کے دم کے لیے جانا مسنون نہیں لہٰذا سب مسلمان خود مسنون اذکار پڑھتے اور اپنے اوپر دم لیا کرتے تھے۔

☆ اگر کوئی شخص بیمار کی عیادت کے لیے جاتا یا کسی اور کام کے لیے آتا تو وہ اپنی مرضی سے بیمار کو دم کر دیتا۔

☆ دم کرنے والے عامل، بابے وغیرہ مریض کو دیکھ کر اور اس سے بات کر کے کسی کو کہہ دیتے ہیں کہ تمہیں جن لگا ہوا ہے، بعض کو کہتے ہیں کہ تمہارے گھر اتنی تعداد میں جنوں نے ڈیرا جما رکھا ہے بعض مریضوں کو کہتے ہیں کہ تمہیں نظر لگی ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بعض کو کہتے ہیں کہ جادو کیا گیا ہے اور جادو کی چیزیں فلاں جگہ دبائی گئی ہیں۔ اس طرح یہ لوگ ایک ایسی بات مریض کو بتاتے ہیں جس کے متعلق انہیں علم ہی نہیں ہوتا۔

اس طرح وہ جھوٹ کا ارتکاب کرتے اور مریض کو وہم میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

حالانکہ ارشاد ربانی ہے:

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا (اسراء: ۳۶)

''تم وہ بات نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں بے شک کان، آنکھ اور دل سب اللہ کے ہاں جواب دہ ہیں۔''

☆ دم کو پیشہ بنانے والے لوگ مریضوں کو پھانسنے کے چکر میں رہتے ہیں تاکہ ان کی آمدنی بڑھ سکے اور ان کی مشہوری بھی ہو۔

ممکن ہے کہ کہا جائے کہ ڈاکٹر بھی تو کلینک کھولتے ہیں، حکیم بھی تو مطب چلاتے ہیں، پھر دم والوں پر یہ پابندی کیوں؟ وہ بھی تو مخلوقِ الٰہی کا علاج ہی کرتے ہیں۔

جواب یہ ہے کہ دم باقاعدہ علاج کا شعبہ نہیں، نہ ہی یہ دنیوی علاج یا دینو ہنر کی طرح کی کوئی چیز ہے، بلکہ دم دراصل دعا ہے اور دعا کے لیے دکان کھولنا دعا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاق اڑانا اور دین کو بازیچہ اطفال بنانا ہے۔

جب ڈاکٹر یا حکیم دوا دیتا ہے تو مریض کی دوا پر نظر ہوتی ہے لیکن دم کرنے والے کے الفاظ نہ کوئی سنتا ہے نہ یاد رکھتا ہے بلکہ اس کی نظر دم کرنے والے پر لگی ہوتی ہے۔ حالاں کہ ڈاکٹر یا حکیم کی بتائی یا بنائی ہوئی دوا کے نسخے پر غور کرنا اتنا ضروری نہیں جتنا دم کرنے والے کے الفاظ کو سننا اور ان پر غور کرنا ضروری ہے تاکہ شرکیہ دم سے بچ سکیں۔

دم کے لیے سفر کر کے جانا:

دم کرانے کے لیے سفر کر کے جانا بھی جائز نہیں کیوں کہ جس قرآن اور حدیث کے کلمات سے دم کرنا ہے وہ تو ہر مسلمان کو یکساں میسر ہیں اور اسے یاد ہونے چاہییں۔ اگر اس نے یاد نہیں کیے ہوئے تو یہ اس کی غفلت اور دین سے لاپرواہی کی علامت ہے۔ اسے دنیا کے تمام کام چھوڑ کر سب سے پہلے قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔

یاد رہے کہ کسی ڈاکٹر یا حکیم وغیرہ سے علاج کرانے کے لیے سفر کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ ایک دنیوی کام ہے لیکن دم کرانے کے لیے سفر نہیں کر سکتے کیونکہ دعا ایک عبادت ہے اسے قرآن و سنت کی شرائط و آداب ہی کی ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاملوں سے مسنون دم کرانا:

جو لوگ تعویز گنڈا کرنے، جادو کرنے، فال نکالنے، ہاتھ دیکھنے، زائچہ بنانے، ستارہ شناسی کرنے، جن نکالنے، پتھروں کے خواص بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ وہ قرآنی یا مسنون دم بھی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے پاس مسنون دم کرانے کے لیے جانا بھی جائز نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی کاہن یا عراف کے پاس گیا اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی۔'' (مسلم: ۲۲۳۰۔ ابوداؤد: ۳۹۰۴۔ احمد: ۱۶۶۳۸)

نیز فرمایا:

جو شخص کسی کاہن (نجومی وغیرہ) کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی، اس نے جو محمد پر (شریعت) نازل ہوا اس کا انکار کیا۔

(احمد: ۱۵۳۶۔ ترمذی: ۱۳۵۔ ابوداؤد: ۳۹۰۴)

بیماری حد سے بڑھ جانے، جان کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہو تو حرام چیز کے صرف اتنے استعمال کی اجازت ہے جس سے جان بچ سکے لیکن مریض کی چاہے ہلاکت کا خطرہ ہو تب بھی، عاملوں، فال گیروں، جادو ٹونا کرنے والوں، ملنگوں، بابوں، سنیاسیوں کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی گئی، جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ حرام اور شرکیہ طریقے سے علاج کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے جب شراب سے علاج کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ولكنها داء ''بلکہ یہ تو بیماری ہے۔'' (ابوداود:۳۸۷۲۔مسلم:۱۹۸۴)

لہٰذا کسی بھی حرام دوا، حرام ذریعے یا حرام اور شرکیہ دم کے ساتھ علاج کرنا جائز نہیں۔ نیز دم دراصل دعا ہے اور دعا کے لیے اہلِ شرک کو کہنے یا ان سے مدد لینے کی اجازت نہیں ہے۔

عامل بابے اور مسنون دم کا دعویٰ:

یاد رہے کہ دم جھاڑ کرنے کے لیے جتنے بھی لوگ بابے، بزرگ، پروفیسر وغیرہ اس کام میں مشغول ہیں یا دعویٰ کرتے ہیں، ان کا یہ دعویٰ کہ وہ مسنون دم کرتے ہیں، سراسر جھوٹ اور غیر شرعی ہے کیوں کہ دم کرنے کے لیے دکان داری کرنا یا گدی پر بیٹھ کر مرجعِ مریضاں بننا ہی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح روحانی علاج، نوری علاج، قرآنی علاج وغیرہ کا دعویٰ کرنے والے بھی ایک بے جا بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین نے کبھی اس قسم کے نہ تو نام استعمال کیے اور نہ ہی دم، دعا، تعویز گنڈے کے لیے اپنے آپ کو مشہور کیا بلکہ وہ تو دم کرانے کے لیے آنے والوں سے بھی اعراض کرتے اور دم کرانے کے لیے کسی کے پاس جانے کو بدعت سمجھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل:

☆ دم اصل میں دعا ہی کا نام ہے۔

☆ دم کرنے کے لیے آدابِ دعا، کا خیال رکھنا لازم ہے۔

☆ دم خود کرنا چاہیے کوئی دوسرا خود دم کر دے یا کسی اور وجہ سے ملاقات ہو جائے اور دم کرا لیا جائے تو یہ بھی درست ہے۔

☆ دم کروانے کے لیے سفر کر کے جانے کا رواج سلف صالحین میں نہیں تھا۔

☆ دم کرنے کو پیشہ بنانا جائز نہیں۔

☆ دم کرنے کے بدلے اجرت یا ہدیہ لے سکتے ہیں۔

☆ صرف مسنون دم پر اکتفا کرنا چاہیے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسلامی معاشرت''

کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہٰذا اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولا کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے مطابق اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخابِ زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا......زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب ...... اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ...... کفالت بہ کسب حلال ...... حفاظت اوامر ونواہی اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا ...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا۔

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کی بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہِ دنیا کے بجائے فلاحِ آخرت میں ڈوبے رہنا۔

☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے متعلقہ موضوعات پر ہمارے دیگر کتابچے

☆ جادو اور آسیب سے بچاؤ کے ہتھیار

☆ جادو سیکھنا کیسا ہے؟

☆ نظر لگنا

☆ معوذاتِ نبویہ اور مروجہ تعویز

☆ ہاتھ کی لکیریں

☆ مرض اور علاج

☆ عیادت ایک عبادت

☆ جنات بارگاہِ نبوی میں

☆ دعا، اذکار اور انگلیاں

☆ نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں

☆ صحابہ کرام کی دعائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نکاح سیٹ

مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح

منگنی اور منگیتر

رشتے کیوں نہیں ملتے

بیویوں کے درمیان عدل

شادی کی رسومات
دعوتیں اور ان میں شرکت

بری اور بارات

دیور اور بہنوئی

ساس اور بہو

بیویوں کے باہمی تعلقات

بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق

نکاح میں ولی کی حیثیت

مہر بیوی کا اولین حق

رسم مہندی اور مایوں

نکاح کورٹ

مطبوعاتِ مشربہ علم و حکمت

0300-4270553
0321-4609092

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

1234567812